مسلسل اشاعت کے 64 سال

پندرہ روزہ

زراعت نامہ

لاہور

یکم جون 2025ء، 04 ذوالحج 1446 ہجری، 18 جیٹھ 2082 بکرمی

دھان

مشینی کاشت اپنائیں۔ منافع کمائیں

Scan for Website

Scan for YouTube

Scan for Facebook

Scan for Tik Tok

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات

21-سر آغا خان سوئم روڈ لاہور

dainformation@gmail.com

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

رانا تنویر حسین وفاقی وزیر برائے فوڈ سیکیورٹی اینڈ ریسرچ زرعی شعبے میں جدت اور گروتھ ایکشن پلان کو حتمی شکل دینے کیلئے مشاورتی اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔ اجلاس میں وزیر زراعت پنجاب سید عاشق حسین کرمانی، وفاقی سیکرٹری برائے
نیشنل فوڈ سیکیورٹی اینڈ ریسرچ، سیکرٹری زراعت پنجاب، سیکرٹری لائیوسٹاک پنجاب، سیکرٹری فاریسٹ اینڈ فشریز پنجاب، سیکرٹری کموڈیٹیز اینڈ پرائس مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ، پراجیکٹ ڈائریکٹر اور ڈائریکٹر جنرل ایگریکلچرل انفارمیشن بھی شریک

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب اور محسن شاہ نواز رانجھا نائب کنوینئر وزیر اعلیٰ پنجاب سٹرس ڈویلپمنٹ ٹاسک فورس بارے لاہور میں اہم اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔
اس موقع پر سیکرٹری زراعت پنجاب، سپیشل سیکرٹری زراعت، ایڈیشنل سیکرٹری ٹاسک فورس، ایڈیشنل سیکرٹری پلاننگ، ڈائریکٹر جنرلز زراعت و دیگر افسران شریک۔

افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب کپاس کی موجودہ صورتحال، پرائیویٹ سیکٹر کے تحت کسان سہولت سینٹرز کے قیام اور تحصیل اڈاپشن پروگرام
بارے ملتان میں منعقدہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب سے بن وارنگٹن (Mr. Ben Warrington)
ہیڈ آف لاہور آفس، برٹش ہائی کمیشن ملاقات کر رہے ہیں۔ افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب بھی موجود ہیں

لاہور
پندرہ روزہ
زراعت نامہ

یکم جون 2025ء، 4 ذوالحج 1446 ہجری، 18 جیٹھ 2082 بکرمی

مسلسل اشاعت کے 64 سال

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات
21- سر آغا خان سوئم روڈ، لاہور
042-99200729, 99200731
dainformation@gmail.com
ziratnama@gmail.com

مجلس ادارت

سرپرست اعلیٰ: افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب

- مدیر اعلیٰ: نوید عصمت کاہلوں
- مدیر: رائے مدثر عباس
- معاون مدیر: ریحان آفتاب
- آن لائن ایڈیشن: محمد ریاض قریشی
- گرافکس: ابرار حسین
- کمپوزنگ: کاشف ظہیر
- پروف ریڈنگ: سعدیہ منیر
- فوٹو گرافی: عبدالرزاق، عثمان افضال

فہرست مضامین

- اداریہ: **پوٹھوہار ریجن اور حکومتی اقدامات** 5
- دھان کی مشینی کاشت 6
- موسمی تغیرات اور فصلوں کی دیکھ بھال 8
- کپاس کے نقصان دہ کیڑوں کی پیسٹ سکاؤٹنگ کے طریقے 10
- ترشاوہ باغات کی آبپاشی کے طریقے 11
- پھلوں کی ویلیو ایڈیشن ٹیکنالوجی 12
- شہد کی مکھیوں کی دیکھ بھال 15
- زرعی سفارشات 17
- محکمہ زراعت پنجاب کے تحت سوشل میڈیا پر خوشخبریوں وعلانات کی تصویری جھلکیاں 20

جلد 64 شمارہ 11

ریسرچ انفارمیشن یونٹ
ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ کیمپس، جھنگ روڈ
فیصل آباد - فون: 041-9201653

میڈیا لائزان یونٹ
ایگریکلچر فارم، اولڈ شجاع آباد روڈ
ملتان - فون: 061-9201587

میڈیا لائزان یونٹ
ایگریکلچر کمپلیکس، شمس آباد، مری روڈ
راولپنڈی - فون: 051-9292165

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

مشعلِ راہ

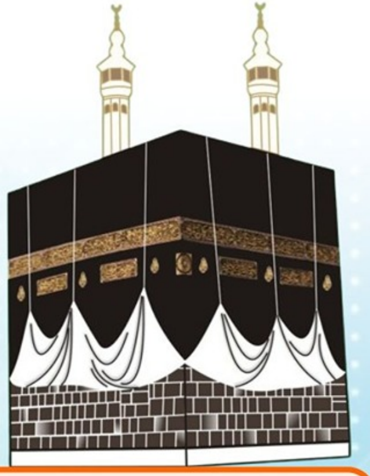

ارشادِ باری تعالیٰ جل جلالہ

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو (مخلوق) آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چارپائے اور بہت سے انسان اللہ کو سجدہ کرتے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جن پر عذاب ثابت ہو چکا ہے اور جس شخص کو اللہ ذلیل کرے اس کو کوئی عزت دینے والا نہیں ہے بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

(الحج:18)

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امیر المومنین حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ (طواف میں) حجرِ اسود کے پاس آئے پھر اس کو بوسہ دیا اور کہا کہ بے شک میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ (کسی کو) نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی فائدہ دے سکتا ہے اور اگر میں نے خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کو تیرا بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

(کتاب الحج: مختصر صحیح بخاری:808)

فرمودات

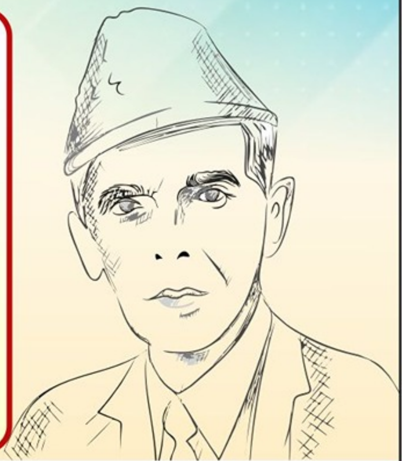

ہم جتنی زیادہ تکلیفیں سہنا اور قربانیاں دینا سیکھیں گے اتنی ہی پاکیزہ خالص اور مضبوط قوم کی حیثیت سے ابھریں گے جیسے سونا آگ میں تپ کر کندن بن جاتا ہے۔

(پیغام عید الاضحیٰ-24 اکتوبر 1947ء)

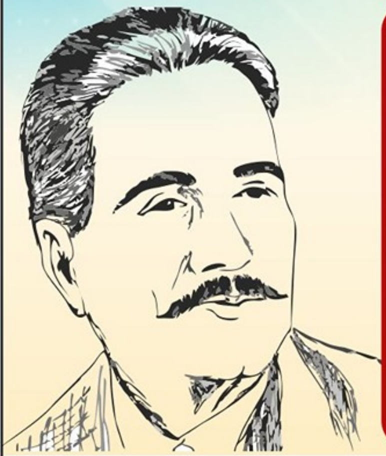

نَے ریت کے ذروں پر چمکنے میں ہے راحت
نَے مثلِ صبا طوفِ گل و لالہ میں آرام
پھر میرے تجلّی کدہ دل میں سما جاؤ
چھوڑو چمنستان و بیابان و در و بام

(شعاعِ امید: ضربِ کلیم)

اداریہ

پوٹھوہار ریجن اور حکومتی اقدامات

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کی ہدایات کی روشنی میں پوٹھوہار ریجن میں زراعت کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے متعدد اقدامات اٹھائے جارہے ہیں جس سے نا صرف پوٹھوہار ریجن کے کاشتکاروں کی آمدن میں اضافہ ہوگا بلکہ انکی زندگیوں میں بھی خوشحالی آئے گی۔ خطہ پوٹھوہار میں زراعت کے شعبہ پر پچھلے ستر سالوں کے دوران اس لحاظ سے توجہ مرکوز نہیں کی گئی جس سے پوٹھوہار میں کاشتکاری کو پُرکشش اور منافع بخش بنایا جا سکے۔ موجودہ حکومت خطہ پوٹھوہار کو زراعت کے لحاظ سے منفرد مقام پر لانے کے لئے فیاضیانہ وسائل بروئے کار لارہی ہے۔

وزیراعلیٰ پنجاب کی قیادت میں محکمہ زراعت پنجاب کے تحت پوٹھوہار میں زرعی ترقی کے لئے جو عملی اقدامات اٹھائے جارہے ہیں ان میں پوٹھوہار کو زیتون ویلی میں منتقل کرنا، مونگ پھلی کی پیداوار میں اضافہ اور اسکی ویلیو ایڈیشن کے لئے خصوصی پیکج، پانی کے وسائل (ڈگ ویل، منی ڈیم، واٹر مینجمنٹ کی سکیمیں، ڈرپ و سپرنکلر اریگیشن سسٹم)، سوائل کنزرویشن، کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ، ادرک کی کاشت کا فروغ و دیگر متعدد سکیمیں شامل ہیں۔ پوٹھوہار ریجن میں آف سیزن سبزیوں کی کاشت کے علاقوں کی بھی نشاندہی کی جارہی ہے جہاں پر سبزیوں خصوصاً ٹماٹر کی آف سیزن پیداوار حاصل کر کے ٹماٹر کی مقامی پیداوار کے دورانیہ کو بڑھانا ہے۔ پوٹھوہار میں آڑو، انگور اور بلیک بیری جیسے پھلوں کی کاشت کو بھی فروغ دیا جارہا ہے۔ پوٹھوہار ریجن میں زیادہ رقبہ کو قابل کاشت بنانے کے لئے بلڈوزر کی سروسز سبسڈی پر فراہم کی جارہی ہیں۔ پانی کی بچت کے لیے لیزر لینڈ لیولرز فراہم کئے جارہے ہیں۔ زیتون کی اچھی اقسام کے پودے مہیا کرنے کے لئے نرسریاں قائم کی جارہی ہیں۔ زیتون کے تیل کی کشید کے لئے آئل ایکسٹریکشن یونٹس قائم کئے جارہے ہیں۔ زیتون کے باغبانوں کی رہنمائی کے لئے ٹیکنیکل فیلڈ فورس تعینات کی جارہی ہے۔

اُمید کی جاتی ہے کہ پوٹھوہار ریجن کے لئے ان حکومتی اقدامات سے زراعت کو پرکشش اور منافع بخش بنایا جا سکے گا جس سے نا صرف کاشتکاروں کی آمدن میں اضافہ ہوگا بلکہ زرعی اجناس کی پیداوار بڑھے گی اور زرعی برآمدات میں اضافہ ہوگا جس سے ملکی معیشت مستحکم ہوگی۔

دھان کی مشینی کاشت

انجینئر ساجد نصیر، ڈاکٹر عثمان اقبال

دھان کی فصل زرمبادلہ حاصل کرنے کے لحاظ سے ایک اہم فصل ہے۔ پاکستان کے بالائی اور وسطی پنجاب میں زیادہ بوئی جانے والی فصل دھان ہے۔ اس وقت دنیا میں دھان کی فی ایکڑ پیداوار 50 من فی ایکڑ ہے لیکن پاکستان میں یہ 30 تا 35 من فی ایکڑ ہے جس کی بنیادی وجہ جدید ٹیکنالوجی کی عدم دستیابی اور استعمال کے طریقہ پر ہے۔

روایتی طریقہ کاشت سے پودوں کی تعداد پوری کرنا ایک ناممکن کام تھا جو اب ٹرانسپلانٹر سے ممکن ہوا ہے۔ اب ٹرانسپلانٹر کی مدد سے مطلوبہ پودوں کی تعداد (80000 پودے فی ایکڑ) حاصل کرنا اور پودوں کو مطلوبہ کیاریوں پر یکساں لگانا آسان ہوگیا ہے جس سے 20 فیصد اضافی پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے۔ ابتدا میں یہ طریقہ کاشت خاصہ مہنگا تھا۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ زیادہ مشینوں کا موجود ہونا، حکومت کا 50 فیصد پر کسانوں کو مشین مہیا کرنا اور پرائیویٹ سیکٹر کی اس طرف توجہ مبذول کرانے کی وجہ سے یہ ٹیکنالوجی کافی عام ہوگئی ہے جس سے اس کا فی ایکڑ کاشت کا خرچہ کافی کم ہوگیا ہے اور پیداوار پودوں کی تعداد پوری ہونے کی وجہ سے 20 تا 25 فیصد بڑھ گئی ہے۔

دھان کی فصل عام طور پر دو طریقوں سے کاشت ہوتی ہے۔

- ٹرانسپلانٹیشن (لاب لگانا)
- ڈائریکٹ سیڈنگ (لاب کے بغیر چاول کی کاشت)

ٹرانسپلانٹیشن (لاب لگانا)

لاب لگانے والی مشین سے کاشت کے لئے ضروری ہے کہ پنیری ٹرے میں اُگائی جائے۔ ٹرے میں پنیری اُگانے کے لئے دو طرح کے پلانٹ استعمال ہوتے ہیں۔

- چلتی ہوئی سیڈنگ مشین
- ساکن سیڈنگ مشین

چلتی ہوئی سیڈنگ مشین

اس میں مٹی، بیج اور پانی الگ الگ ہاپر میں ڈال دیتے ہیں یہ کھیت میں حرکت کرتا ہے اور ٹرے ایک لائن میں بچھادی جاتی ہے۔ پانی بعد میں دیا جاتا ہے۔

ساکن سیڈنگ مشین

اس مشین میں مٹی، چاول اور پانی الگ الگ ہاپر میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ جاپانی ساختہ مشین پہلے باریک زرخیز مٹی ٹرے میں بکھیرتی ہے اور پھر اس میں بیج کا چھٹہ دیتی ہے اور اس کے بعد ہلکی سی مٹی کی تہہ ڈال کر پانی کا چھڑکاؤ کرتی ہے۔ بوائی کے بعد ٹرے کو ترتیب سے کسی سایہ دار جگہ پر رکھا جاتا ہے۔ جب بیج اُگ آئے تو کھیت میں ہموار جگہ پر ترتیب سے رکھتے ہیں۔ کوشش کی جائے کہ تمام ٹرے کو سوکھنے نہ دیا جائے۔ 100 ٹرے ایک ایکڑ کے لئے کافی ہے۔ جب پودا 5 تا 6 انچ کا ہو جائے تو وہ منتقلی کے قابل ہو جاتا ہے۔

سیڈنگ مشین کے ذریعے نرسری اُگانے کا طریقہ

- ایک ایکڑ دھان کی نرسری کے لئے 100 ٹرے درکار ہوتی ہیں۔جن کے لئے بیج کی مقدار 8 سے 10 کلوگرام فی ایکڑ ہوتی ہے۔پھپھوندی کش زہر (تھائیوفنیٹ میتھائل 2.5 گرام فی کلوگرام بیج) لگانا انتہائی اہم ہے
- سطح زمین پر ٹرے میں نرسری کاشت کرنے کیلیئے زمین کا ہموار ہونا ضروری ہے اور زمینی سطح تھوڑی سخت ہونی چاہیئے تا کہ سیڈنگ مشین زمین پر آسانی سے حرکت کر سکے
- نرسری کاشت کرنے کیلیئے اس کھیت کا انتخاب کریں جس کی سطح باقی کھیتوں سے اونچی ہو تا کہ بوقت ضرورت پانی کے اخراج کو ممکن بنایا جاسکے
- نرسری کی کاشت کیلیئے ٹرے کی مٹی زرخیز اور جڑی بوٹیوں سے پاک ہو
- جس کھیت سے مٹی لینی ہو اس میں پہلے راونی کریں اور جب جڑی بوٹیاں مکمل طور پر اُگ آئیں تو روٹاویٹر کی مدد سے مٹی کو باریک تیار کریں
- اگر مٹی میں نمی کی مقدار زیادہ ہو تو اس کو تھوڑا خشک ہونے دیں
- باریک مٹی کو 5mm والے چھاننے سے گزاریں تا کہ آپ کے پاس ایک ہی سائز کی نرم اور بُھر بھری مٹی حاصل ہو۔کیونکہ اگر مٹی میں کوئی ڈھیلا یا پتھر وغیرہ رہ گیا تو وہ مشین کو نقصان پہنچا سکتا ہے
- مشین میں مٹی اور بیج ڈالنے کے بعد اس سے سیدھی لائن میں ٹرے کو زمین پر بچھا دیں ٹرے میں کاشت کرنے کے بعد نرسری کو ایک ہی بار پانی لگانے کی بجائے ہلکا پانی لگائیں تا کہ ٹرے میں موجود بیج اکٹھا نہ ہو۔اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ٹرے والی جگہ سے پانی کا نکاس دس سے بارہ فٹ دور ہو تا کہ پانی کم اور آہستہ رفتار سے پہنچے
- بیج پھوٹنے کے 3 تا 4 دن کے بعد پانی اس طرح لگائیں کہ ٹرے میں موجود مٹی تر وتر حالت میں رہے اور پانی کھڑا بھی نہ ہو،بصورت دیگر اضافی پانی نکال دیں
- جب نرسری 5 تا 6 انچ کی ہو جائے ،18 تا 23 دن یا 4 تا 5 پتے بن جائیں تو کھیت میں منتقل کر دیں

مختلف ماڈلز کے ٹرانسپلانٹر مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔

- چار قطاروں والا (واک آفٹر)
- چھ قطاروں والا (واک آفٹر یا رائڈ اوور)
- آٹھ قطاروں والا (واک آفٹر یا رائڈ اوور)

■ چار قطاروں والا ٹرانسپلانٹر زیادہ تر واک آفٹر ٹائپ کا ہوتا ہے جس کے لیے operater کو پلانٹر کے پیچھے چلتے ہوئے کنٹرول کرنا پڑتا ہے

■ چھ اور آٹھ قطاروں والے ٹرانسپلانٹر میں دونوں قسموں کے پلانٹر واک آفٹر اور رائڈ اوور موجود ہوتے ہیں لیکن زیادہ چلنے والا پلانٹر چھ قطاروں والا استعمال ہوتا ہے جس کی بنیادی وجہ کھیت کا سائز چھوٹا ہونا مڑنے میں آسانی اور گیلے کھیت میں متوازن رہنا وغیرہ ہے۔

پلانٹر چلاتے وقت درج ذیل احتیاط ملحوظ خاطر رکھیں۔

پنیری کی مشینی منتقلی کے لیے ضروری ہے کہ زمین اچھی طرح تیار ہو۔ واٹر ٹائٹ روٹاویٹر کے ساتھ پڈلنگ (Puddling) کی ہوئی۔ اگر کھیت ہموار ہوگا تو مشین کی کارکردگی 90 فیصد سے زیادہ اچھی ہوگی اور یکساں گہرائی پر لاب لگے گی۔ پنیری منتقل کرتے وقت ایک انچ پانی کھیت میں کھڑا ہونا ضروری ہے۔

پنیری کی کھیت میں بذریعہ مشینی منتقلی کے بارے میں ہدایات

- مشین کو موڑتے وقت لاب لگانا بند کردیں تاکہ مشین کا نقصان نہ ہو اور خالی جگہ مشین کا سیدھا پھیرا لگائیں۔ یہ طریقہ ان کھیتوں کے لئے بھی استعمال ہوسکتا ہے جہاں کدو کے بغیر لاب لگاتے ہیں
- منتقلی کے وقت پنیری کی جڑوں میں مٹی کی تہہ کی موٹائی دو تا اڑھائی سینٹی میٹر تک بہتر رہتی ہے
- منتقلی کے دوران اگر مشین ناغے کرے تو مشین کو اچھی طرح چیک کر کے درست کرلیں اور ناغوں کو بعد میں بذریعہ مزدور ایک سے دو دن میں پر کرلیں
- مشین کے ذریعے پودوں کی مناسب تعداد فی ایکڑ یعنی ہزار یا اس سے زیادہ ایک لاکھ بیس ہزار بھی کر سکتے ہیں کیونکہ ٹرانسپلانٹر میں یہ سہولت موجود ہے کہ فی ایکڑ پودوں کی تعداد کم یا زیادہ کی جاسکتی ہے۔ مشین کے ذریعے پودوں میں لائنوں کا فاصلہ ساڑھے بائیس سینٹی میٹر (9 انچ) ہی رہتا ہے جبکہ پودوں کا درمیانی فاصلہ تبدیل کیا جاسکتا ہے
- چار لائینوں والے ٹرانسپلانٹر کے ذریعے ایک دن میں 4 تا 6 ایکڑ جبکہ چھ لائینوں کے ذریعے تقریباً 6 تا 8 ایکڑ مونجی آسانی سے منتقل کی جاسکتی ہے
- مشینی منتقلی کے دوران پودوں کی کھیت میں گہرائی 2 سے 3 سینٹی میٹر سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے ورنہ پودا پوری شاخیں نہیں بنا سکے گا

موسمی تغیرات اور فصلوں کی دیکھ بھال

حسنین جواد، محمد نواز، ڈاکٹر محمد ادریس، حافظ نوید رمضان، ڈاکٹر نوید اختر

موسمی تبدیلیاں دراصل گرین ہاؤس زہریلی گیسوں کے اخراج کی بدولت آرہی ہیں۔ یہ گیس کاربن ڈائی آکسائیڈ میتھین گیس، کاربن مونو آکسائیڈ، کلوروفلوروکاربن اور نائٹروجن آکسائیڈ وغیرہ یعنی کاربن گیسز ہیں۔ ان زہریلی گیسوں کے اخراج سے عالمی درجہ حرارت کے ساتھ ماحولیاتی اور فضائی آلودگی میں بھی اضافہ ہورہا ہے اس طرح موسمی تبدیلیاں بہت سے مسائل کا باعث بن رہی ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق ماحولیاتی آلودگی اور گلوبل وارمنگ کی وجہ سے عالمی درجہ حرارت 1.6 ڈگری سینٹی گریڈ تک بڑھ چکا ہے اور اگلی صدی تک یہ اضافہ 4 ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچ جائے گا۔ موسمیاتی تبدیلیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایگری کلچر کے فارمنگ سسٹم میں نئی اصلاحات متعارف کروانا ہوں گی تاکہ شعبہ زراعت کو منافع بخش سیکٹر کے طور پر معیشت کا حصہ برقرار رکھا جاسکے اور غذائی استحکام کا حصول ممکن ہوسکے۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ ایوب ریسرچ فیصل آباد کے زرعی ماہرین نے مختلف فصلات مثلاً گندم، کپاس، گنا اور دھان وغیرہ کی ایسی اقسام وضع کر لی ہیں جو زیادہ درجہ حرارت اور خشک سالی میں بھی بھرپور پیداوار دیتی ہیں اور موسمیاتی تبدیلیوں کا بہتر انداز میں مقابلہ کرسکتی ہیں اسی طرح بدلتے ہوئے موسمی حالات میں آبپاشی کے اُن طریقوں کو بھی فروغ دیا جارہا ہے جن کے ذریعے پانی کی بچت اور کم پانی سے زیادہ پیداوار کا حصول ممکن ہورہا ہے۔ علاوہ ازیں زرعی پانی کی ضیاع کو روکنے کے لئے بھی اقدامات کئے جارہے ہیں۔

موسمیاتی تبدیلی پنجاب کی زراعت پر گہرے اثرات ڈال رہی ہے۔ درجہ حرارت میں اضافہ، بارشوں کی بے ترتیب تقسیم اور غیر متوقع موسمیاتی حالات نے فصلوں کی پیداوار کو متاثر کرنا شروع کردیا

ہے۔ایسے میں ضروری ہے کہ کاشتکار اُن زرعی طریقوں کو اپنائیں جن کی سفارشات زرعی ماہرین کی جانب سے تحقیق کی بنیاد پر کی گئی ہیں۔

کپاس کی فصل گرمیوں میں کاشت کی جاتی ہے اور موسمیاتی تبدیلی خاص طور پر اس پر منفی اثر ڈال رہی ہے۔زیادہ درجہ حرارت، شدید بارشیں اور کیڑوں کی نئی اقسام فصل کو نقصان پہنچاتی ہیں۔اس

سلسلے میں ایسی اقسام کو کاشت کیا جائے، جو گرمی اور بیماریوں کے خلاف بہتر مزاحمت رکھتی ہیں۔پانی کے مؤثر استعمال کے لیے فصل کو کھیلیوں پر کاشت کیا جائے تا کہ پانی کی بچت کے ساتھ ساتھ پودے کی بڑھوتری بہتر طریقے سے ہو سکے۔مزید برآں بارش کی صورت میں کھیلیوں پر کاشتہ فصل میں بہتر نکاس کی سہولت میسر آسکتی ہے۔کپاس میں کیڑوں کے قدرتی اور سائنسی طریقوں سے کنٹرول کو ترجیح دی جائے تا کہ ماحولیاتی توازن بھی برقرار رہے۔

چاول کی فصل خاص طور پر پانی پر انحصار کرتی ہے، جبکہ موسمیاتی تبدیلی کے باعث پانی کی دستیابی میں کمی واقع ہو رہی ہے زرعی ماہرین ایسی اقسام تجویز کرتے ہیں جو کم پانی میں بھی اچھی پیداوار دیں۔چاول کی براہ راست کاشت موسم پر اثر انداز ہوئے بغیر اچھی پیداوار حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔پانی کی بچت کے لیے AWD (Alternate Wetting and Drying) کا طریقہ اپنایا جائے، جس سے پانی کا استعمال کم ہوتا ہے۔اس کے علاوہ، چاول کی بروقت (مناسب عمر کی) پنیری کی منتقلی بھی ضروری ہے تا کہ موسم کے بُرے اثرات کو کم سے کم کیا جا سکے۔موسم شدید گرم ہونے کی صورت کھادوں کا متوازن اور متناسب استعمال بمعہ اجزاءِ صغیرہ کیا جائے اور آبپاشی کا دورانیہ کم کر دینا چاہیے۔اس کے علاوہ پودوں کو گرم موسم کے نقصانات سے بچانے کے لئے پوٹاش اور بوران کا سپرے کریں اور اس کے ساتھ آسمو پروٹیکٹنٹس جیسا کہ سلیسیلک ایسڈ، پرولین وغیرہ کا سپرے کیا جائے۔

مکئی کی فصل کو گرمی اور پانی کی کمی کا خاص طور پر سامنا رہتا ہے۔مکئی کی فصل میں تولیدی عمل بالخصوص زر پاشی کے دوران پانی کی شدید ضرورت ہوتی ہے، اس وقت پانی کی کمی پیداوار کو بری طرح متاثر کرتی ہے، لہٰذا اس موقع پر فصل کو پانی دینا انتہائی ضروری ہے تا کہ موسم کے اثرات سے فصل کو بچایا جا سکے اور اچھی پیداوار حاصل کی جا سکے۔

گنا ایک سال تک کھڑی رہنے والی فصل ہے اور اس کی پیداواری لاگت زیادہ ہوتی ہے، اس لیے موسمیاتی تبدیلی سے پیدا ہونے والے خطرات اسے مزید نقصان دہ بنا سکتے ہیں۔ایسی اقسام جو کم پانی کے استعمال کے ساتھ بہتر پیداوار دیتی ہیں اُن کو کاشت کیا جائے۔قطاروں کی مناسب فاصلہ بندی (خصوصاً 4 فٹ کے فاصلے پر) زمین کی نمی کو برقرار رکھنے کے لیے ملچنگ اور فصلوں کی ادل بدل کاشت کرنے کی حکمت عملی گنے کی فصل کو موسمیاتی تغیرات میں بہتر بناتی ہے۔

تمام فصلوں کے لیے مشترکہ اقدامات میں موسمیاتی پیشگوئی پر عمل، زمین کے تجزیہ کے ذریعے کھاد کا مؤثر استعمال اور کاشتکاروں کی تربیت شامل ہیں۔کاشتکاروں کو چاہیے کہ وہ موسمیاتی سمارٹ ایپس استعمال کریں اور زرعی ورکشاپس میں شرکت کریں تا کہ وہ جدید زرعی تحقیق سے فائدہ اٹھا سکیں۔

کپاس کے نقصان دہ کیڑوں کی پیسٹ سکاؤٹنگ کے طریقے

ڈاکٹر غلام سرور، ڈاکٹر جہانزیب فاروق، علی رضا، محمد اکرم، ڈاکٹر محمد رفیق شاہد، ڈاکٹر محمد حسنین بابر

کپاس کی بہتر فی ایکڑ پیداوار کے لئے جہاں زمین کی مناسب تیاری، معیاری بیج اور سفارش کردہ ترقی دادہ اقسام کا بلحاظ علاقہ وزمین صحیح چناؤ، پودوں کی فی ایکڑ پوری تعداد اور کھادوں کا بروقت اور متوازن استعمال ضروری ہے وہاں کھیتوں میں پودوں پر نقصان دہ کیڑوں کی موجودگی کا پتا لگانا، مستقبل قریب میں حملہ آور ہونے والے کیڑوں کا پیشگی درست اندازہ لگانا اور پھر ان معلومات کو بروئے کار لاتے ہوئے فصل کو ان کے نقصان سے محفوظ رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ دیگر فصلات کی نسبت چونکہ کپاس کی فصل انتہائی نازک اور حساس ہوتی ہے اس لیے ابتدا ہی سے اس کو بھرپور نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے۔ کپاس کی فصل کا مرحلہ کاشت سے برداشت تک نشوونما کے مختلف مراحل میں مختلف انواع واقسام کے نقصان دہ کیڑوں کے حملے کا شکار ہوتی ہے۔ اگر ان کی بروقت اور مناسب روک تھام نہ کی جائے تو یہ بڑے معاشی نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ لہٰذا کیڑے مار/ کرم کش ادویات کے استعمال کے زیادہ سے زیادہ سودمند نتائج حاصل کرنے کے لیے پیسٹ سکاؤٹنگ کا عمل نہایت ضروری ہے۔

ضروری ہدایات

- پیسٹ سکاؤٹنگ اور رپورٹنگ میں ضروری امر یہ ہے کہ مقررہ طریقوں کے مطابق کھیتوں میں موجود فصل کا باقاعدہ ہر ہفتے معائنہ کریں تاکہ نقصان دہ اور دوست کیڑوں کے متعلق ضروری معلومات بروقت حاصل ہوسکیں
- فصل کی ابتداء ہی سے پیسٹ سکاؤٹنگ کرنی چاہیے
- ایک مرتبہ سپرے کرنے کے بعد پیسٹ سکاؤٹنگ کے عمل کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے اور یہ عمل باقاعدہ ہر ہفتے جاری رکھنا چاہیے
- پیسٹ سکاؤٹنگ تیز دھوپ اور گرمی میں نہیں کرنی چاہیے۔ اس کے لیے صبح اور شام کا وقت نہایت موزوں ہے
- پیسٹ سکاؤٹنگ ایک ایکڑ سے کم یا زیادہ رقبہ میں بھی کی جاسکتی ہے لیکن 25 ایکڑ کے رقبہ کے لیے 5 ایکڑ کو پیمانہ تصور کیا جاتا ہے
- فصلوں کی ہر قسم کی علیحدہ علیحدہ پیسٹ سکاؤٹنگ کرنا ضروری ہے

کپاس کی فصل میں پیسٹ سکاؤٹنگ کے طریقے

کپاس کی فصل میں پیسٹ سکاؤٹنگ کا کام ہر ہفتہ باقاعدہ طریقہ سے سرانجام دیا جائے تاکہ ایک مخصوص رقبہ میں کیڑوں کی موجودگی اور حملہ کا اندازہ لگایا جاسکے۔ پیسٹ سکاؤٹنگ اور پیسٹ سروے کے بعد سپرے کرنے سے تحفظ نباتات کا خرچہ کم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ زہروں کا استعمال صرف اُس وقت کیا جاتا ہے جب کیڑوں کا حملہ نقصان کی معاشی حد کو پہنچ جائے۔

معاشی حد معلوم کرنے کا طریقہ

نقصان کی معاشی حد پیسٹ سکاؤٹنگ کے مندرجہ ذیل طریقوں سے معلوم کی جاتی ہے۔

رس چوسنے والے کیڑوں کیلئے

کپاس کے رس چوسنے والے کیڑوں کی پیسٹ سکاؤٹنگ کے لئے کسی ایک طریقہ سے کھیت میں داخل ہوں اور 20 پتوں سے رس چوسنے والے کیڑوں مثلاً (سفید مکھی، جیسڈ) کی تعداد اس طرح نوٹ کریں کہ پہلے پودے کے اوپر والے حصہ سے دوسرے پودے کے درمیانہ حصہ سے اور تیسرے

پودے کے نچلے حصہ سے فی پتہ بالغ اور بچوں کی تعداد نوٹ کر لیں۔ (ایفڈ اور مائٹس کا معائنہ صرف اوپر والے پتوں سے کیا جاتا ہے) اس طرح بیس مقامات میں سے بیس پتوں سے جو تعداد نوٹ کی جائے اسے جمع کریں اور بیس پر تقسیم کر کے فی پتہ اوسط معلوم کر لیں۔

ٹینڈوں کی سنڈیوں کیلئے

چتکبری سنڈی اور امریکن سنڈیوں کے لئے پانچ مختلف مقامات پر ہر مقام پر اکٹھے پانچ پودوں کا معائنہ کریں۔ ان پر موجود مرجھائی کونپلوں کی تعداد نوٹ کر لیں۔ پھول، ڈوڈیوں اور ٹینڈوں کی تعداد نوٹ کر لیں۔ چتکبری اور امریکن سنڈیوں اور ان کے انڈوں کو بھی گن لیں۔ حملہ شدہ پھول اور ڈوڈیوں کی تعداد نوٹ کر لیں۔ درج بالا فارمولا سے فیصد نقصان معلوم کریں۔

$$\text{نقصان فیصد} = \frac{\text{متاثرہ پھول، ڈوڈیاں اور ٹینڈے}}{\text{کل پھول، ڈوڈیاں اور ٹینڈے}} \times 100$$

گلابی سنڈی کا معائنہ

گلابی سنڈی کے لئے کھیت میں 100 پھول/ ڈوڈیاں/ نرم ٹینڈے توڑ لیں اور باہر آ کر ان میں سے نقصان شدہ پھول، ٹینڈے اور ڈوڈیاں گن لیں۔ جتنے پھول/ ڈوڈیاں اور ٹینڈے نقصان شدہ ہوں گے اتنے فیصد نقصان ہوگا۔ فصل کے بلاک میں چار جنسی پھندے لگائیں۔ اگر بلاک 20 ایکڑ کا ہو تو ہر 5 ایکڑ کے لئے ایک جنسی پھندا لگائیں اگر بلاک 20 ایکڑ سے زیادہ کا ہو تو ہر 10 ایکڑ کے لئے ایک پھندا لگانا چاہیے۔ ہر صبح کو تمام پھندوں میں پروانوں کی تعداد معلوم کریں اور پھر ان کی اوسط نکالیں۔ اگر بلاک پچاس ایکڑ سے زیادہ ہو تو پی بی روپس کا استعمال کریں۔

ترشاوہ باغات کی آبپاشی کے طریقے

اکبر حیات۔ محمد شعیب فاروق۔ احسان الحق

ترشاوہ پھل پاکستان کی اہم فصل ہیں ان کا موجود رقبہ تقریباً پانچ لاکھ ایکڑ پر مشتمل ہے اور اوسط پیداوار فی ایکڑ 4.5 ٹن ہے جو کہ بین الاقوامی پیداوار کے مقابلے میں بہت کم ہے اور اس کی کئی وجوہات ہیں۔ جن میں پانی کا آبپاشی کے لئے غیر موزوں ہونا اور اسکی قلت شامل ہیں پاکستان میں ترشاہ باغات کے رقبے میں مسلسل اضافہ ہوتا جا رہا ہے جس کی وجہ سے پانی کی طلب میں بھی اضافہ ہو رہا ہے اس لیے اس کا صحیح استعمال ہی بہتر پیداوار کی ضمانت ہے۔

ترشاوہ باغات کو پانی دینے کے طریقے

■ کھالیوں (Furrow) کے ذریعے پانی دینا

چھوٹے باغات میں قطاروں کے ساتھ متوازی دائیں بائیں کھالیاں بنا کر سیراب کر سکتے ہیں۔ اس سے پانی دونوں طرف سے رس رس کر (Seepage) کے ذریعے جڑوں تک پہنچ جاتا ہے اور پودے کے تنے پانی کے ساتھ براہ راست چھونے سے بچ جاتے ہیں جس سے بیماری کا خطرہ کم ہو جاتا ہے اس سے تقریباً 60 تا 80 فیصد پانی کی بچت ہو سکتی ہے

■ دور کا طریقہ

اس طریقے سے چھوٹے یا بڑے پودوں کے ارد گرد پھیلاؤ کے مطابق دور بنا کر ایک دوسرے سے نالیوں/ کھالیوں کے ذریعے ملا دیا جاتا ہے اور پانی کھال سے ایک پودے سے دوسرے پودے تک کھالیوں کے ذریعے دوروں تک پہنچتا ہے۔ تاہم پودے کے تنے کے گرد 2-1 فٹ چوڑائی میں مٹی کی ڈھلان بنا دیں تاکہ پانی تنے کو براہ راست نہ چھو سکے۔

■ پودوں کی قطاروں کے درمیان کھال گزارنا

یہ طریقہ عام طور پر دس سال یا اس سے زائد عمر کے پودوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔اس طریقے سے پانی پودوں سے براہ راست نہیں چھوتا بلکہ پانی رس رِس کر پودوں تک پہنچتا ہے۔ یہ طریقہ بہت سے کاشتکاروں نے اختیار کیا ہوا ہے اور ان کی رپورٹ کے مطابق 4 گنا زیادہ رقبہ سیراب کیا جاسکتا ہے۔

■ قطرہ قطرہ آبپاشی (Drip Irrigation)

یہ طریقہ اب بہت سے ترقی یافتہ ممالک میں رائج ہے پاکستان میں بھی آہستہ آہستہ فروغ پا رہا ہے۔اس کے لئے پانی ذخیرہ کرنے کے لئے تالاب بنایا جاتا ہے جس میں پانی ذخیرہ کر کے ضرورت کے مطابق سوراخ شدہ پائپوں کے ذریعے پودوں تک پہنچایا جاسکتا ہے تاہم اس کے لئے شروع میں اچھی خاصی رقم کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کو چلانے کے لئے بجلی یا ڈیزل پمپ کی ضرورت پڑتی ہے۔

■ فوارے کے ذریعے آبپاشی (Sprinkler)

فوارے کے ذریعے آبپاشی بھی اسی طرح ہے جیسے قطرہ قطرہ آبپاشی (Drip Irrigation) تاہم اگر چھوٹے فوارے لگانے ہوں تو ایک ایک پودے کے نیچے تین لگائے جاتے ہیں جبکہ بڑا فوارہ دو پودوں کے درمیان ایک ہی لگایا جاتا ہے مندرجہ بالا پانی دینے کے مختلف طریقے اپنا کر باغبان کھلا پانی دینے سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں تاہم ان میں سب سے مؤثر طریقہ کھالیوں (Furrow) کے ذریعے پانی دینا ہے جو کہ کم خرچ کے ساتھ ساتھ آسان بھی ہے اس طریقہ کو اپنانے سے پودوں کے تنوں کے نچلے حصے پر بیماری (Foot Rot) نہیں لگتی اور پانی کی بچت بھی ہو جاتی ہے۔

بلیک بیری سکوائش

اجزاء

- بلیک بیری پلپ: ایک لٹر
- پانی: ایک لٹر
- چینی: 750 گرام
- سٹرک ایسڈ: 5 گرام
- سوڈیم بینزوایٹ: 2 گرام

ترکیب

بلیک بیری کو اچھی طرح واش کر لیں۔ پھر اسکی پلپ بنالیں۔ پلپ کو چھان کر ایک لٹر پلپ ایک لٹر پانی میں اور 750 گرام چینی ڈال کر مکس کر لیں۔ اس آمیزے کو چولہے پر پکالیں۔ پھر اس میں سٹرک ایسڈ اور سوڈیم بینزوایٹ مکس کر دیں۔ بلیک بیری سکوائش تیار ہے۔ اسے بوتلوں میں بھر لیں۔

بلیک بیری جیم

اجزاء

- بلیک بیری پلپ: ایک لٹر
- پانی: ایک لٹر
- چینی: ایک کلو
- سٹرک ایسڈ: 5 گرام
- سوڈیم بینزوایٹ: 2 گرام
- پیکٹن: 10 گرام

ترکیب

بلیک بیری کو اچھی طرح واش کر لیں۔ پھر اسکی پلپ بنالیں۔ پلپ کو چھان کر کے ایک لٹر پانی اور ایک لٹر پلپ چولہے پر چڑھا دیں۔ جب گرم ہونے پر آئے تو اس میں چینی ڈال کر پکائیں کچھ وقت پکنے کے بعد اس میں پیکٹن مکس کر دیں۔ جب جمنے لگ جائے تو اس میں سٹرک ایسڈ اور سوڈیم بینزوایٹ مکس کر دیں۔ بلیک بیری سکوائش تیار ہے۔ اسے بوتلوں میں بھر لیں۔

لیمن سکوائش

اجزاء

- لیموں کا رس: ایک لٹر
- پانی: ایک لٹر
- چینی: 1.5 کلوگرام
- سوڈیم بینزوائٹ: 2 گرام

ترکیب

لیموں کو اچھی طرح واش کر لیں۔ پھر کاٹ کر اسکا رس نکال لیں۔ ایک لٹر رس اور ایک لٹر پانی مکس کر کے چولہے پر گرم کر لیں اور اس میں چینی پکالیں۔ پھر اس میں سوڈیم بینزوائٹ ڈال دیں۔ لیمن سکوائش تیار ہے۔ بوتلوں میں بھر لیں۔

لیموں کا اچار

اجزاء

- لیموں: ایک کلو
- سرسوں کا تیل: ایک لٹر
- لال دادڑ مرچ: 50 گرام
- کلونجی: 75 گرام
- سونف: 20 گرام
- خشک دھنیا: 20 گرام
- نمک: 40 گرام
- ہلدی: 25 گرام
- میتھرے: 100 گرام

ترکیب

لیموں کو واش کر لیں۔ پھر اسے دو حصوں میں کاٹ لیں۔ اسکے بیج نکال لیں۔ پھر سارے مصالحے مکس کر کے تمام لیموؤں کے اوپر لگا دیں۔ اسے ہوادار ٹوکری میں ڈال کر رکھ دیں۔ دو دن رکھنے کے بعد جب پانی اچھے سے نکل جائے تو اسے کسی برتن میں ڈال کر سرسوں کے تیل میں ڈال دیں۔ اور پھر اسے دو سے تین دن تک دھوپ لگوائیں۔ لیموں کا اچار تیار ہے۔

آڑو کا سکوائش

اجزاء

- آڑو کا پلپ: ایک لٹر
- پانی: ایک لٹر
- چینی: 750 گرام
- سٹرک ایسڈ: 5 گرام
- سوڈیم 2 گرام

ترکیب

سب سے پہلے آڑو اچھی طرح دھولیں۔ پھر اسکی پلپ بنالیں۔ پلپ کو چھان لیں۔ ایک لٹر پانی میں ایک لٹر پلپ مکس کر کے چولہے پر رکھ کر پکائیں۔ پھر اس میں چینی مکس کر دیں۔ جب بوائل آنے لگے تو اس میں سٹرک ایسڈ اور سوڈیم بینزوائیٹ ڈال دیں۔ سکوائش تیار ہے۔

آڑو کا جیم

اجزاء

- آڑو کا پلپ: ایک لٹر
- پانی: ایک لٹر
- چینی: ایک لٹر
- پیکٹن: 10 گرام
- سٹرک ایسڈ: 5 گرام
- سوڈیم بینزوائیٹ: 2 گرام

ترکیب

آڑو واش کر کے کاٹ کر اس کی پلپ بنا لیں۔ پانی میں پلپ اور چینی ڈال کر چولہے پر رکھ دیں۔ جب بوائل ہونے لگ جائے۔ تو اس میں پیکٹن مکس کریں۔ تھوڑا پکنے کے بعد جب جمنے پر آجائے تو اس میں سوڈیم بینزوایٹ ڈال دیں۔ جیم تیار ہے۔ بوتلوں میں بھر لیں۔

انگور کا شربت

اجزاء

- انگور کا پلپ: ایک لٹر
- پانی: ایک لٹر
- چینی: 750 گرام
- سٹرک ایسڈ: 5 گرام
- سوڈیم بینزوایٹ: 2 گرام

ترکیب

انگور اچھی طرح واش کر لیں۔ پھر انکی پلپ بنا لیں۔ پانی میں چینی اور پلپ ملا کر چولہے پر رکھ کر اچھی طرح پکا لیں۔ پھر اس میں سٹرک ایسڈ اور سوڈیم بینزوایٹ ڈال دیں۔ انگور کا شربت تیار ہے۔ اسے بوتلوں میں بھر لیں۔

انگور کا جیم

اجزاء

- انگور کا پلپ: ایک لٹر
- پانی: ایک لٹر
- چینی: 1 کلو 250 گرام
- سٹرک ایسڈ: 5 گرام
- پیکٹن: 10 گرام
- سوڈیم بینزوایٹ: 2 گرام

ترکیب

انگور کے پلپ میں پانی اور چینی مکس کر کے چولہے پر رکھ دیں۔ جب بوائل ہونے لگ جائے تو اس میں تھوڑی تھوڑی کر کے پیکٹن مکس کرتے جائیں۔ جب کچھ پکنے کے بعد جیم جمنے پر آجائے تو اس میں سٹرک ایسڈ اور سوڈیم بینزوایٹ ڈال دیں۔ جیم تیار ہے۔ اسے بوتلوں میں بھر لیں۔

انجیر کا سکوائش

اجزاء

- انجیر کی پلپ: ایک لٹر
- پانی: ایک لٹر
- چینی: آدھا کلو
- سٹرک ایسڈ: 5 گرام
- سوڈیم بینزوایٹ: 2 گرام

ترکیب

انجیر کے فروٹ کو اچھی طرح واش کر لیں۔ اسکی پلپ بنا کر چھان لیں۔ ایک لٹر پلپ میں ایک لٹر پانی اور چینی مکس کر کے بوائل کر لیں۔ پھر اس میں سٹرک ایسڈ اور سوڈیم بینزوایٹ ڈال دیں۔ سکوائش تیار ہے۔ اسے بوتلوں میں بھر لیں۔

شہد کی مکھیوں کی دیکھ بھال

آنسہ بے نظیر، ڈاکٹر محمد بابر شہزاد افضل، عماد احمد، محمد رضوان

شہد کی مکھی شہد کے علاوہ جوہری معجون (Royal jelly)، موم (Bee wax)، زہر (venom Bee) اور پروپلس (Propolis) بناتی ہے۔اس کے علاوہ شہد کی مکھی پھل دار پودوں، مختلف فصلوں اور سبزیوں میں عمل زیرپاشی یا پولی نیشن کے ذریعے ان کی پیداوار میں اضافے کے لیے معاون ثابت ہوتی ہے۔

شہد کی مکھیاں پالنے کے فن کو مگس بانی کہا جاتا ہے جو کہ نہ صرف ایک مفید مشغلہ ہے بلکہ ایک منافع بخش ذریعہ معاش بھی ہے جسے وسیع پیمانے پر اختیار کر کے ہم اپنی ضروریات کے علاوہ قومی آمدنی میں بھی اضافہ کر سکتے ہیں۔

پاکستان میں شہد کی مکھیوں کی چار اقسام پائی جاتی ہیں۔

- یورپی مکھی Apis mellifera
- پہاڑی مکھی Apis cerana
- ڈومنا مکھی Apis dorsata
- چھوٹی مکھی Apis florea

ان تمام مکھیوں میں سے یورپی مکھی "Apis mellifera" یورپ سے درآمد شدہ ہے اور یہ ہمارے ملک میں گذشتہ کئی سال کی مسلسل کاوشوں اور تحقیق کے سبب پاکستان کے موسمی حالات سے بخوبی ہم آہنگ ہوگئی ہے۔ یہ مکھی اپنی مخصوص عادات کے سبب لکڑی کے بنائے ہوئے مخصوص ڈبوں جن کو Hives کہا جاتا ہے ان میں پالنے کے لیے موزوں ہے اور اسی لیے اسے تجارتی بنیادوں پر پالا جاتا ہے۔ پنجاب کی میدانی اور پہاڑی علاقوں میں اس کی افزائش کے نتائج نہایت حوصلہ افزا ہیں۔ ان

مکھیوں کی بہتر افزائش اور شہد کی پیداوار کے لیے 25 ڈگری سینٹی گریڈ سے لے کر 35 ڈگری سینٹی گریڈ تک کا درجہ حرارت انتہائی موزوں ہے۔ جدید سائنسی طریقوں کے مطابق ہمارے موسمی حالات میں اس کی شہد کی اوسطاً پیداوار 20 تا 25 کلوگرام فی ڈبہ سالانہ ہوسکتی ہے۔

شہد کی مکھیاں پالنے کے لیے ضروری سامان کی فہرست

- مگس دان Bee Hive
- کھرچنی Hive Tool
- جالی دار نقاب Bee Veil
- دھونکنی Smoker
- دستانے Gloves
- برش Bee Brush
- بنیادی مومی چھتے Comb Foundation Sheets
- سریش تراش چاقو Un-capping knife
- شہد نکالنے والی مشین Honey Extractor

شہد کی مکھیوں کے ڈبے جس جگہ پر رکھے جائیں اس جگہ درج ذیل چیزوں کا ہونا ضروری ہے:

- قدرتی پھول موجود ہوں تا کہ مکھیاں ان سے رس اور زردہ (پولن) حاصل کرسکیں
- صاف پانی کا ذریعہ پاس موجود ہو
- گرمیوں کے موسم میں جگہ سایہ دار ہو
- تیز ہوا اور بارش سے محفوظ جگہ ہو
- مگس دان یا بکس کا سامنے والا حصہ بجانب سورج ہو

شہد کی مکھیوں کے ساتھ کام کرتے وقت ان باتوں کا خاص خیال رکھیں:

- حفاظتی جالی دار نقاب (Bee Veil) اور دستانے استعمال کریں تا کہ بلاخوف کام میں آسانی پیدا ہو

- شہد کی مکھیوں کے داخلی راستے کے سامنے کھڑے ہونے سے گریز کریں تا کہ مکھیاں پریشان نہ ہوں
- مکھیوں کو نرم کرنے کے لیے دھونکنی سے ہوا دیں
- مکھیوں کے پاس پرفیوم یا کوئی اور خوشبودار چیز نہ رکھیں تا کہ مکھیاں مشتعل نہ ہوں
- شہد نکالتے وقت کچھ شہد مکھیوں کے لیے چھوڑ دیں
- ایک معین وقت پر مکھیوں کا معائنہ کریں تا کہ مکھیاں پریشان نہ ہوں

بعض اوقات مکھیوں کی تعداد ڈبوں میں اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ جگہ کی تنگی کے سبب نئی ملکہ نکلنے سے چند روز پہلے پرانی ملکہ کچھ کارکن مکھیوں کے ساتھ نئے گھر کی تلاش میں نکل پڑتی ہے۔ مکھیوں کے اس عمل کو مہال سازی (Swarming) کہا جاتا ہے۔ مہال گر مکھیوں کو مہال گر ٹوکری (Swarming basket) کی مدد سے پکڑ کر نئے بکس میں منتقل کیا جاسکتا ہے۔

مہال سازی کو روکنے کے لیے ان باتوں کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے:

- مگس دان میں چھتوں پر مکھیوں کے لیے اضافی جگہ موجود ہو۔
- ملکہ بننے کے خانے (Queen cells) ہوں تو انہیں ضائع کر دیں
- اگر بند بروڈ والے فریم زیادہ ہوں تو ان میں سے کچھ کمزور مگس دانوں میں تقسیم کر دیں

موسم گرما میں شہد کی مکھیوں کے خالی ڈبوں میں موم خور کیڑا (Wax Moth) پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس سے بچاؤ کے لیے خالی ڈبوں اور چھتوں کو مناسب جگہ پر رکھنا چاہیے جہاں نمی موجود نہ ہو۔ اگر اس کا حملہ ہو جائے تو اس کے تدارک کے لیے خالی ڈبوں میں گندم میں رکھنے والی گولیاں (Aluminium Phosphide Tablets) بھی رکھی جاسکتی ہیں۔ گرمیوں میں شہد کی مکھیوں کو پانی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے تا کہ وہ اپنے چھتے کو ٹھنڈا رکھ سکیں۔ اس لیے مگس دانوں کے پاس صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنائیں۔ گدلا پانی مکھیوں کو بیمار کرسکتا ہے۔ مگس دان کو چیونٹیوں سے بچانے کے لیے زمین سے اونچا رکھیں اور اس کے نیچے لوہے یا لکڑی کا سٹینڈ رکھیں۔

موسم برسات میں مگس دان کو بارش کے پانی سے بچانے کے لیے اس کے اوپر واٹر پروف شیٹ کا استعمال کریں۔ زیادہ بارشوں میں مکھیاں خوراک لینے کے لیے بکس سے باہر نہیں جاسکتیں اور چھتوں میں خوراک کی کمی واقع ہوسکتی ہے۔ لہٰذا خوراک کی کمی کو پورا کرنے کے لیے مصنوعی خوراک (چینی کا شربت) 1:1 کے تناسب یعنی ایک لٹر پانی میں ایک کلو چینی ملا کر دینا چاہیے۔ شہد کی مکھیوں کے موذی دشمن قابلی بھڑ (Hornet wasps) کے گھر تلاش کر کے تلف کیے جائیں۔

موسم سرما شروع ہوتے ہی مگس دان کو پلاسٹک شیٹس سے ڈھانپ دیں۔ بکس کے اندر چھتے کو گرم رکھنے کے لیے اردگرد ٹاٹ کی گدیاں جو فریم کے گرد، گھاس، پرالی یا بھوسہ ڈال کر بنائے گئے ہوں رکھ دیں۔ سرد موسم میں مکھیوں کو اپنی جسمانی حرارت برقرار رکھنے کے لیے زیادہ خوراک کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ انہیں مصنوعی خوراک (چینی کا شربت) 1:2 کے تناسب یعنی ایک لٹر پانی میں دو کلو چینی ملا کر دینا چاہیے۔ سردیوں کے موسم میں مگس دان کو جتنا کم ہو سکے کھولنا چاہیے۔ اگر ضروری ہو تو مگس دان کے معائنے کے لیے صاف اور روشن دن کا انتخاب کریں۔

شہد کی مکھیوں پر جوئیں یعنی مائٹس بھی حملہ آور ہوتی ہیں جن میں Varroa mites اور Tracheal mites اہم ہیں۔ ان جوؤں کے تدارک کے لیے Fluvalinate strips بحساب ایک پٹی فی کالونی استعمال کرنی چاہیے۔ اس کے علاوہ Formic Acid اور Oxalic acid کے محلول ماہر حشرات کی ہدایت کے مطابق استعمال کرنے سے ان کا تدارک کیا جاسکتا ہے۔ یاد رہے کہ مگس دان میں کسی بھی قسم کے کیمیکل کا استعمال شہد کشی کا موسم شروع ہونے سے 51 روز پہلے روک دینا چاہیے تا کہ شہد کو کیمیکل سے آلودہ ہونے سے بچایا جاسکے۔

یکم تا 15 جون 2025ء

زرعی سفارشات

زرعی سفارشات

عبدالحمید ۔ ڈائریکٹر جنرل زراعت (توسیع) پنجاب، لاہور

کپاس

- زرعی امور کے لیے موسمی پیشن گوئی کو ضرور مدنظر رکھیں
- ڈرل سے کاشتہ فصل کے لیے پہلی آبپاشی بوائی کے 30 تا 35 دن بعد اور بقیہ 12 تا 15 دن کے وقفہ سے کریں جبکہ پٹڑیوں پر کاشتہ فصل کے لیے بوائی کے بعد پہلا پانی 3 تا 4 دن، دوسرا، تیسرا اور چوتھا پانی 6 تا 9 دن کے وقفے سے اور بقیہ پانی 15 دن کے وقفہ سے ضرورت کے مطابق لگائیں
- پودوں کی مطلوبہ تعداد برقرار رکھنے کے لیے ضرورت سے زائد پودے چھدرائی کر کے نکال دیں۔ چھدرائی کا عمل بوائی سے 20 تا 25 دن کے اندر یا پہلے پانی سے پہلے یا خشک گوڈی کے بعد ہر حالت میں ایک ہی دفعہ مکمل کیا جائے۔ تاہم کپاس کے وقت کاشت اور قسم کے لحاظ سے پودوں کی فی ایکڑ تعداد اور پلانٹنگ جیومیٹری میں ضروری ردوبدل کیا جاسکتا ہے
- کھادوں کا استعمال زمین کے تجزیہ کی بنیاد پر کریں تاہم اوسط زمین میں بی ٹی اقسام کے لیے مرکزی علاقوں میں 90، 35 اور 38 جبکہ ثانوی علاقوں میں 80، 35 اور 30 بالترتیب نائٹروجن، فاسفورس اور پوٹاش کلوگرام فی ایکڑ استعمال کریں
- جڑی بوٹیوں کے کنٹرول کے لیے پہلے پانی سے پہلے ایک خشک گوڈی کریں
- کھیتوں میں اور ارد گرد پائی جانے والی سفید مکھی، ملی بگ اور پتا مروڑ وائرس کے میزبان پودوں کی تلفی کو یقینی بنائیں۔ فصل کا باقاعدگی سے معائنہ (پیسٹ اسکاوٹنگ) کرتے رہیں۔ اگر اگیتی کاشت پر نقصان دہ کیڑوں کا حملہ نقصان کی معاشی حد سے زیادہ ہو تو محکمہ زراعت کے مشورے سے سپرے کریں۔ حتیٰ المقدور کوشش کریں بوائی کے 60 دن تک زرعی زہروں کا استعمال نہ کریں۔ سپرے صبح یا شام کے وقت کریں۔ ایک ہی زہر کا بار بار استعمال نہ کریں
- سپرے کرنے کا طریقہ کار: ہاتھ سے چلنے والی/ ہینڈ سپریئر: فصل پر ایک وقت میں صرف ایک ہی قطار میں سپرے کیا جائے۔ سپرے ہوا کے مخالف سمت میں نہ کیا جائے۔ سپرے کرتے وقت لانس کو اِدھر اُدھر نہ ہلایا جائے۔ لانس کے ساتھ مناسب ہالوکون نوزل اور سی ایف والوز استعمال کیے جائیں۔ جڑی بوٹی مار سپرے کرنے کے لیے فلیٹ فین/ فلڈ جٹ (ٹی جٹ) شیلڈ والی نوزل کا استعمال کیا جائے۔ سپرے کے بعد مشین کو لازماً صاف پانی سے دھولیں۔ کرم کش زہروں کے استعمال کے لیے ہالوکون نوزلز استعمال کی جائیں۔ بوم سپریئر: بوم کی اُونچائی کپاس کے پودے سے 1 سے 1.5 فٹ کے فاصلے پر رکھیں۔ متوازن رہنے والی بوم کا استعمال کیا جائے۔ بوم کے سروں پر اضافی نوزل کا استعمال نہ کریں۔ ایک ہی قسم کی نوزل استعمال کی جائے تا کہ سپرے کا یکساں اخراج ہو

دھان

- دھان کی فصل ہر قسم کی زمین میں کاشت کی جاسکتی ہے سوائے ریتلی زمینوں کے جہاں پانی کھڑا نہ رہ سکے۔ زرخیز زمینوں کے علاوہ ایسی شورزدہ اور کلراٹھی زمینوں میں بھی یہ کامیابی سے اُگائی جاسکتی ہے جہاں کوئی اور فصل کامیاب نہیں ہوسکتی
- دھان کی منظور شدہ موٹی اقسام کے ایس 282، نیاب اری 9، اری 6، کے ایس کے 133، کے ایس کے 434، نیاب 2013، نجی 5، نیاب ایس ٹی 9، نیاب آر سی 195، کی پنیری کا وقت کاشت 20 مئی تا 7 جون جبکہ نجی جی ایس آر-6، نجی جی ایس آر 7، نجی جی ایس آر 8 اور ایس کے سی 32-5-370 کی پنیری کا وقت کاشت 10 جون تا 25 جون۔

باسمتی/ فائن اقسام الخالد رائس کا 25 مئی تا 10 جون، سپر باسمتی، باسمتی-515، سپر گولڈ، سپر باسمتی 2019، پی کے 1121 ایرومیٹک، پی کے 2021 ایرومیٹک، نیاب سپر، این بی آر 2، نجی باسمتی 2020، چناب باسمتی، پنجاب باسمتی، نیاب باسمتی 2016، نور باسمتی، پی کے 386، نیاب ایس 39، نیاب ایچ ٹی ٹی 18، گارڈ 101 کا وقت کاشت 7 جون تا 25 جون، شاہین باسمتی کا 15 جون تا 30 جون، کسان باسمتی کا 10 جون تا 30 جون، باسمتی ہائبرڈ کے ایس کے 111 ایچ کا 7 جون تا 25 جون جبکہ سفارش کردہ موٹی ہائبرڈ کا 20 مئی تا 15 جون ہے

- غیر منظور شدہ اور ممنوعہ اقسام مثلاً سپر فائن، سپرا، سپری، 1847، PB7، 1692، 1530، 1718 اور 1885 وغیرہ و دیگر ممنوعہ اقسام ہرگز کاشت نہ کریں کیونکہ ان کے چاول کا معیار ناقص ہے اور اس کی ملاوٹ سے چاول کا معیار متاثر ہوتا ہے اور عالمی منڈی میں کم قیمت پر فروخت ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستانی چاول کی ساکھ پر بھی برا اثر پڑتا ہے
- نرسری کے لئے کھیت کی تیاری علاقے اور زمین کی خاصیت کو مدِنظر رکھتے ہوئے کدو، خشک یا راب کے طریقہ سے کریں
- دھان کی فصل کو بکائنی اور دیگر بیماریوں سے بچانے کے لئے بیج کو کاشت سے پہلے سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر ضرور لگائیں
- کدو کے طریقہ سے اگائی گئی پنیری میں جڑی بوٹیوں کے انسداد کے لیے کدو تیار کرنے کے بعد قبل از اگاؤ اثر کرنے والی سفارش کردہ جڑی بوٹی مار زہر کی مجوزہ مقدار شکیر بوتل کے ساتھ کھیت میں بکھیر دیں۔ اس کے 36 گھنٹے بعد تک کھیت میں پانی کھڑا رہنے دیں اور پھر یہ پانی نکال کر تازہ پانی ڈال دیں۔ پانی ڈالنے اور نکالنے کا یہ عمل دو تا تین مرتبہ دہرائیں تاکہ بیج کے اگاؤ میں کوئی مسئلہ نہ ہو۔ اس کے بعد کھڑے پانی میں انگوری مارے ہوئے بیج کا چھٹہ دے دیں۔ اگر کسی وجہ سے یہ عمل نہ ہو سکے یا کسی اور وجہ سے جڑی بوٹیاں اگ آئیں تو بعد از اُگاؤ اثر کرنے والی سفارش کردہ جڑی بوٹی مار زہر کا سپرے کریں۔ ان کے سپرے کے وقت کھیت میں پانی کھڑا نہیں ہونا چاہیے
- بیج سے براہ راست کاشت کی صورت میں زمین کی ہمواری بہت ضروری ہے۔ ایسے کھیت جہاں کلر گھاس یا جنگلی گھاس وغیرہ کا مسئلہ ہو وہاں دھان کی براہ راست کاشت ہرگز نہ کریں۔ اسی طرح کلراٹھی زمین بھی اس طریقہ کاشت کیلئے موزوں نہیں ہے
- دھان کی باسمتی/ فائن اقسام کا کدو کے طریقے کے لیے شرح بیج آدھا تا پونا کلوگرام، خشک طریقہ کے لیے پونا تا ایک کلوگرام، راب کے طریقہ کے لیے ایک کلوگرام جبکہ موٹی اقسام کے لیے کدو کے طریقہ کے لیے ایک کلوگرام، خشک طریقہ کے لیے ڈیڑھ کلوگرام اور راب کے طریقہ کے لیے دو کلوگرام فی مرلہ رکھیں
- اگر پنیری کمزور نظر آئے تو 250 گرام یوریا یا 400 گرام کیلشیم امونیم نائٹریٹ فی مرلہ کے حساب سے لاب کی منتقلی سے دس دن پہلے ڈالیں
- اگر پنیری پر ٹوکے کا حملہ معاشی نقصان کی حد (2 ٹوکے فی نیٹ) تک پہنچ جائے تو پنیری اور اس کے ارد گرد کی وٹوں پر سفارش کردہ زہر کا دھوڑا/ سپرے کریں۔ اسی طرح اگر تنے کی سنڈیوں کا حملہ جب معاشی نقصان کی حد یعنی 0.5 فیصد سوک تک پہنچ جائے تو سفارش کردہ دانے دار زہر ڈالیں۔ خیال رہے کہ دھان کی پنیری پر زہر پاشی معائنے کے بغیر نہ کریں
- چاول کی اچھی پیداوار کے لیے کھیت میں پنیری منتقل کرنے سے پہلے 10 تا 15 دن تک پانی کھڑا رکھیں اور پھر کدو کریں جبکہ پانی کی کمی کی صورت میں کدو کرنے کے لیے کھیت میں 7 دن تک پانی کھڑا کیا جائے اور پانی کی شدید کمی کی صورت میں کم از کم 3 دن تک پانی کھڑا رکھیں اور کدو کریں

باغات (آم)

- گرے ہوئے پھل کو روزانہ کی بنیاد پر جمع کر کے زمین میں دباتے رہیں
- پھل کی مکھی کیلئے پھندے لگائیں۔ عموماً چھ پھندے فی ایکڑ کافی ہوتے ہیں
- سبز کھاد کے لیے جنتر یا گوار کی کاشت کریں

- پودوں کے تنے پر یا نیچے اترنے والی گدھیڑی کو اکٹھا کر کے تلف کرتے رہیں
- پھندوں میں دوائی والے روئی کے تو نبے با قاعدگی سے ہفتہ کے وقفہ سے تبدیل کریں
- پھل اتارنے کے عمل کو مکمل ہونے تک پھل کی مکھی کے انسداد کی تدابیر جاری رکھیں
- بارش کو مدنظر رکھتے ہوئے آم کے باغات کو 12 تا 15 دن کے وقفے سے آبپاشی کریں
- آم میں جوؤں (Mites) کے حملہ کا خیال رکھیں اور محکمہ زراعت کے مقامی عملہ کے مشورہ سے مائٹیسائیڈ (Miticide) کا سپرے کریں

ترشاوہ باغات

- بارش کو مدنظر رکھتے ہوئے ترشاوہ باغات کو 15 دن کے وقفہ سے آبپاشی کریں
- سبز کھاد کے لیے جنتر یا گوار کی کاشت کریں
- گرمی کے اثرات سے بچاؤ کے لیے ملچنگ (Mulching) کا بندوبست یا Floor Management کریں اور پانی کی کمی نہ آنے دیں
- پودوں سے نیچے اترنے والی اور تنوں / شاخوں پر موجود گدھیڑی کو اکٹھا کر کے تلف کرتے رہیں
- شدید گرمی میں ترشاوہ پھلوں پر بھی مائٹس کا حملہ دیکھنے میں آیا ہے محکمہ زراعت کے مقامی عملہ کے مشورہ سے مائٹیسائیڈ (Miticide) کا سپرے کریں
- گزشتہ سالوں میں کائی کش سکیل کا شدید حملہ دیکھنے میں آیا ہے۔ محکمہ زراعت کے مقامی عملہ کے مشورہ سے سفارش کردہ زہریں سپرے کریں اور بروقت انسداد کریں
- شاخوں / پتوں / درختوں میں پیلا پن ہونے کی صورت میں (gummosis) / (Greening disease) کا علاج کریں اور خوراکی اجزا کی کمی نہ آنے دیں

موسم گرما کے پھل و سبزیات عموماً گرمی سے بچاؤ کی اہلیت رکھتے ہیں۔ عام طور پر 37 تا 38 ڈگری سینٹی گریڈ تک درجہ حرارت میں یہ فصلیں گرمی کے اثر سے محفوظ رہتی ہیں۔ گرمیوں کی فصلات میں آج کل آم، ترشاوہ پھل، ٹماٹر، مرچ، کدو اور ٹینڈے زیر کاشت ہیں۔ متوقع گرمی کی شدید لہر سے فصلات کے بچاؤ کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات اُٹھائے جانے کی سفارش کی جاتی ہے:

- موسمی پیشین گوئی مدنظر رکھیں اور متوقع شدت گرمی (Heat Wave) سے پہلے فصل کو مناسب پانی لگائیں۔ تاہم اگر زمین میں پہلے ہی تر وتر ہو تو پانی نہ لگائیں
- پانی بھر پور لگائیں تا کہ زمین میں وَتر گہرائی تک محفوظ ہو
- فصلات میں پودوں کے نیچے ملچنگ کریں جس سے پانی کی بچت ہوتی ہے اور زمینی درجہ حرارت بھی بڑھنے نہیں پاتا
- اگر کہیں ممکن ہو تو فصلات / چھوٹے پودوں کو سایہ مہیا کریں جس کے لیے سبز جالی دار کپڑا وغیرہ استعمال کیا جاسکتا ہے
- فصلات کی صحت اور بڑھوتری کے عوامل کا خصوصی خیال رکھیں۔ خاص طور پر خوراک اور تحفظ بناتات
- آج کل پودوں کی منتقلی روک دیں
- پھلدار پودوں کی کانٹ چھانٹ وغیرہ کرنے سے اجتناب کریں
- نامیاتی مادہ / کمپوسٹ / گوبر کی کھاد کی جہاں ممکن ہو 3 تا 4 انچ مٹی ہٹا کر تہہ بچھائیں، مٹی واپس رکھ دیں اور پانی لگائیں۔ اس سے پودے کی استعداد کار برخلاف گرمی و بیماری بڑھ جاتی ہے
- اگر ممکن ہو تو جنتر / ڈھانچہ سبزیات کے کھیت میں قطاروں میں اُگائیں تا کہ گرمی کا اثر کم ہو

محکمہ زراعت پنجاب کے تحت سوشل میڈیا پر خوشخبریوں واعلانات کی تصویری جھلکیاں

وزیراعلیٰ پنجاب

گندم اُگاؤ پروگرام 2024-25

کاشتکاروں کیلئے

تاریخی پیکج

27 ارب روپے کی خطیر رقم سے

گندم کے زیادہ رقبہ پر کاشت اور پیداواری مقابلہ جات کیلئے

خصوصی مراعات

ضلعی سطح پر انعامات	
پہلا انعام	10 لاکھ روپے نقد
دوسرا انعام	08 لاکھ روپے نقد
تیسرا انعام	05 لاکھ روپے نقد

صوبائی سطح پر انعامات	
پہلا انعام	ٹریکٹر HP-85
دوسرا انعام	ٹریکٹر HP-75
تیسرا انعام	ٹریکٹر HP-60

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

بیج جاندار ۔۔۔ فصل شاندار

شہ زور بیج

خوشحالی کا بیج

ISO-9001-2015 & 14001-2015 آئی ایس او
کے تحت عالمی معیار کی پہچان

پنجاب سیڈ کارپوریشن کا

شہ زور بیج دھان

کی فروخت رعایتی نرخوں پر جاری ہے

NIBGE GSR-6 ہائبرڈ سے بھی زیادہ پیداوار
Rs. 1500 / 10 Kg

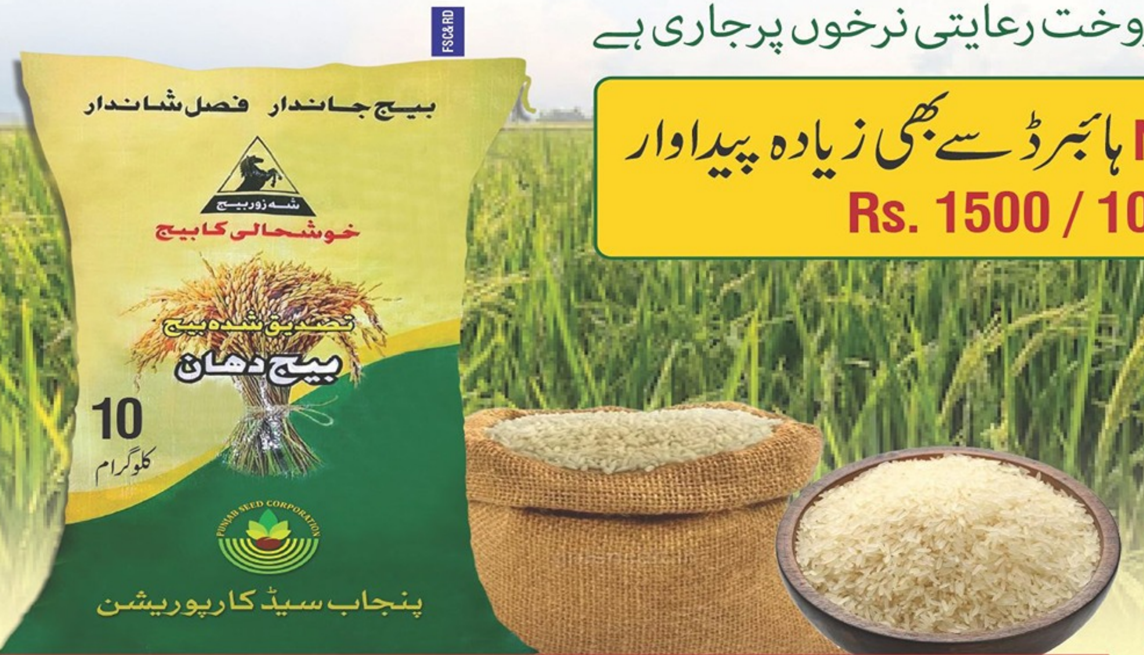

Super Basmati Rs. 2000/10 kg	PK 2021, Basmati 515 Rs. 2100/10 kg	PK 1121 Kissan Basmati Rs. 2100/10 kg
PK-386 Rs. 1900/10 kg	KSK-133 Rs. 1700/10 kg	IRRI-9 Rs. 1700/10 kg

50 سال سے کسان کے اعتماد کا ضامن

پنجاب سیڈ کارپوریشن کے تمام مراکز اور رجسٹرڈ ڈیلرز کے پاس دستیاب ہے

پی ایس سی مارکیٹنگ سینٹرز	لاہور	سرگودھا	پپلاں	لیہ بھکر	گوجرانوالہ	ساہیوال	وہاڑی
	0300-4572727	0345-8272967	0301-6352675	0301-6841943	0345-5863199 055-3560010	0300-0630087	0314-6467892
	بہاولنگر	خانیوال	جھنگ، فیصل آباد	ملتان	ڈیرہ غازی خان	بہاولپور، لودھراں	رحیم یار خان
	0345-7114314	0300-5000254	0309-7608437	0300-4358989 061-4482637	0332-6833936	0321-6339276 062-9255111	0300-8353810

PUNJAB SEED CORPORATION

حکومت پنجاب

پنجاب سیڈ کارپوریشن

4 لٹن روڈ، لاہور فون: 042-99212571

حکومتِ پنجاب

مریم نواز کا خواب۔۔۔سونا اُگلتا پنجاب

CM PUNJAB
MARYAM NAWAZ

وزیرِاعلیٰ پنجاب مریم نواز کا

ماحول دوست پروگرام

سبزیوں اور دھان کی پیداوار زرعی زہروں کی باقیات سے پاک

منتخب اضلاع کیلئے منفرد منصوبہ

کسان خوشحال
پنجاب خوشحال

اضلاع لاہور، شیخوپورہ، ننکانہ صاحب، قصور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، نارووال، گجرات، منڈی بہاؤالدین اور حافظ آباد

مربوط طریقہ برائے تحفظ نباتات (آئی پی ایم) کا فروغ
ترجیحاً کیڑوں و بیماریوں کا غیر کیمیائی تدارک

محکمہ زراعت پنجاب کے شعبہ پیسٹ وارننگ
اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈز کی زیرنگرانی منصوبہ پر عملدرآمد

تحصیل و ضلعی سطح پر نمائشی پلاٹس کا قیام

زرعی زہروں کے اثرات سے پاک اجناس کی معیاری اور منافع بخش پیداوار
اچھی صحت اور بین الاقوامی منڈیوں میں مانگ کی ضامن

جس کے تحت زرعی زہروں کی باقیات سے پاک پیداوار کا حصول ممکن
دھان اور سبزیوں کے کاشتکاروں کے تربیتی پروگرامز کا انعقاد

Scan for Website

Scan for Facebook

ایگریکلچرل ہیلپ لائن (پیر تا ہفتہ) **0800-17000** صبح 8:00 بجے سے رات 8:00 بجے تک کال کریں

محکمہ زراعت، حکومتِ پنجاب